اردو میں خاکہ نگاری

Teaching Lecture
B.A. (Urdu Hons.) II
by
Dr. Fatahullah Quadri
Assist. Prof. Deptt of Urdu
A. N. D. College Shahpur Patori
(Samastipur)

اردو کے نثری ادب میں جند چند نئے اصناف نے متبدل ماحول اور نئے رجحانات کے زیر اثر برگ و بار پھیلائے اور اپنے چند مخصوص صنفی انفرادیت کے لحاظ سے مقبول عام ہوئے، ان میں ''خاکہ'' نمایاں ہے، دیگر اصناف کی طرح یہ نو زائیدہ صنف بھی اس ملک کی آب وگل کی پیداوار ہے اور اس کی نمو دو پرداخت اور نشو ونما پر اردو کے اہل قلم اور اہل نظر کی ہمیشہ توجہ رہی ہے۔

انگریزی PEN-PORTRAIT اور SKETCH کے لیے اردو میں ''خاکہ'' مرقع قلمی تصویر جیسی اصطلاحیں عام طور سے استعمال کی گئی ہیں، ان میں لفظ ''خاکہ'' سب سے زیادہ موزوں ہے، کیوں کہ اس میں لفظ SKETCH کا پورا مفہوم ملتا ہے۔

رشید احمد صدیقی اسی نو زائیدہ صنف ادب کے طائرانہ جائزہ لیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''ہمارے ادب میں موقع نگاری یا خاکہ نگاری کے بڑے دلنشیں نمونے ملتے ہیں۔''

خاکہ کی تعریف کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اچھا خاکہ وہی ہے جس کے پڑھنے کے بعد کسی شخصیت کے شمائل و خصائل کے وہ اجزاو عناصر نمایاں ہو جائیں، جو خاکہ نگاری کی چشم بصیرت سے پوشیدہ نہیں ہوتے، خاکہ وہ تصویر نہیں جو فرد کے ظاہر کو سامنے لاتی، بلکہ یہ وہ عمل قلم ہے جس میں فرد کا باطن مثل شیشہ جھلکتا ہے۔

خاکہ نگاری کی فرد کی شخصیت یا سیرت کے مخفی گوشوں پر روشنی ڈالنے کے لیے ان پر لطف ''واقعاتی ریزوں'' سے کام لیتا ہے جو فرد کے قول وعمل سے گہرا تعلق ہی رکھتے ہیں، یہ واقعاتی ریزے ''محاضرات'' (ANEC DOTES) سے موسوم ہیں۔ بہ ظاہر اور فرداً ان میں اہمیت نہیں، مگر یہ مجموعی اور اجتماعی طور پر غایت معنی خیز، پر از معلومات اور دل کش ہوتے ہیں۔

خاکہ تفصیل کے بجائے اختصار کا فن ہے، خاکہ کسی بوقلموں شخصیت میں چند ایسے نقوش کو اسیر کرلیتا ہے جو اس کی انفرادیت کا سبب ہوتے ہیں۔اس نقش گری میں لیکن وہ تفصیل سے کام نہیں لیتا، وہ محض اشارہ وکنایہ یا رمزیہ انداز سے فرد کی داخلی خصوصیات یا باطنی اوصاف کی مجمل قلم بندی کرتا ہے،لطیف اشارے اور معنی خیز جملوں میں اس شخصیت کے قابل دید پہلوؤں کو تفصیلات میں جائے بغیر اس طرح اجاگر کردیتا ہے کہ قاری ان سے اچھی طرح روشناس ہوجاتا ہے۔

خاکہ میں ظرافت اور طنز وہجو کی رنگ آمیزی لازمی ہے،اس سے تحریر میں تازگی اور نکھار پیدا ہوجاتا ہے،اس رنگ میں لیکن اعتدال اور تناسب کا لحاظ ضروری ہے، ورنہ خاکہ کا ادبی تحریر نہیں کارٹون بن جانا یقینی۔

نثار احمد فاروقی بھی اس بات کے معترف ہیں، ان کا خیال ہے کہ: اسکیچ میں نکتہ سنجی (WIT) لطیف مزاح (HUMOUR) اور PARA DOX کے لیے بہت گنجائش ہے۔

خاکہ صنفی اعتبار سے سوانح حیات سے قریب ہوتا ہے،ان دو نگارشات میں قاری کسی واحد فرد یا شخصی سے ملتا اور اس کی سیرت وصورت سے شناسائی حاصل کرتا ہے،لیکن اسی غالب جزو مشترک کے باوجود خاکہ نگاری اور سوانح نگاری میں بہت فرق ہے اور بعض ناقدین دونوں کو ایک ہی سطح پر لے آتے ہیں، یہ صحیح نہیں۔

سوانح اور کاکہ کے درمیان تقریباً وہی فرق ہے جو ناول اور افسانے میں ملتا ہے، ناول زندگی کے ہمہ گیر واقعات و کیفیات اس کے تنوع وتضاد اور وسعت ورنگارنگی پر محیط ہے،اس میں واقعات کی کثرت، کرداروں کی افراط، مناظرہ ماحول اور فضا کی نیرنگی ملتی ہے، افسانہ میں اس کے برعکس زندگی کا صرف ایک پہلو، ایک ادا، ایک کیفیت یا ایک واقعہ کو نمایاں کیا جاتا ہے۔

کچھ ایسا ہی فرق سوانح اور خاکہ کے مابین ہوتا ہے، ایک کا کینوس وسیع وعریض ہوتا ہے اور دوسرے کا چھوٹا۔ایک میں طوالت اور ضخامت شرط ہے اور دوسرے میں اختصار اور اجمال لازمی۔طول وعرض کا یہی واضح فرق ان اصناف کا تشکیل اور ان کی بنیادی خصوصیات میں درآتا ہے۔

خاکہ دوسری مجسم ابی نگارشات کی طرح ایک مخصوص صنف ادب اور فنی لحاظ سے ایک منفرد آرٹ ہے، لازماً اس صنف کے بھی چند لوازم ضروری اور اس کی فنی تشکیل کے لیے کچھ تقاضے لازمی ہیں۔ان پر عمل کئے بغیر اس فن میں کامرانی ممکن نہیں۔